جیسی کرنی ویسی بھرنی

تحریر: معظم جاوید بخاری



جیسی کرنی ویسی بھرنی

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک چھوٹی سی گلہری اپنی سوتیلی ماں اور چھوٹی سوتیلی بہن کے ساتھ رہتی تھی۔ اس ننھی گلہری کا نام خاشمہ تھا۔اس کی سوتیلی ماں اس پر بڑے ظلم ڈھاتی تھی۔ وہ اسے ساتھ لئے سارادن جنگل میں پھرتی رہتی۔ خاشمہ کا دل کرتا کہ وہ اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ ملکر خوب کھیلے کودے مگر سوتیلی ماں کو یہ سب پسند نہیں تھا۔ وہ اسے ہروقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھتی۔ وہ تمام دن جنگل میں گھوم پھر کر پکی ہوئی انجیریں تلاش کرتی جو درختوں سے خشک ہو کر زمین پر گر جاتی تھیں۔ اس کی سوتیلی ماں نے اسے ایک بڑا ساتھیلا دے رکھا تھا جس میں وہ زمین سے انجیریں چن کر بھرتی رہتی اور شام ہونے سے پہلے وہ تھیلا کمر پر اُٹھائے گھر لوٹ آتی اس کی چھوٹی بہن کے پاس رنگ برنگے کپڑے تھے جنہیں پہن کر وہ شہزادی دکھائی دیتی تھی جبکہ اس کے پاس ایک ہی سرخ رنگ کی قمیص تھی جو کئی جگہ سے گل کر پھٹ چکی تھی۔ وہ اسی قمیص کو دھو کر پہن لیتی۔ اس کی سوتیلی ماں کئی بار اس کے ساتھ جنگل میں جاتی تاکہ وہ نظر بچا کر کھیل کود میں مصروف نہ ہو جائے کیونکہ کبھی کبھار ایسا ہوتا تھا کہ خاشمہ سوتیلی ماں کو قریب نہ پا کر اپنی دوست گلہریوں کے ساتھ کھیل کود میں



مصروف ہو جاتی اور انجیریں اکٹھی نہ کر پاتی۔ جس پر خاشمہ کی سوتیلی ماں اسے چھڑی سے خوب پیٹتی۔ اس دن اسے کھانے کو بھی کچھ نہیں ملتا تھا۔ تمام رات اسے بھوکے ہی گزارنا پڑتی۔ کچھ عرصہ تو ایسا ہوتا رہا پھر اس نے نظر بچا کر انجیریں کھانا شروع کر دیں۔ ایک دن اس کی سوتیلی ماں نے اسے انجیر کھاتے دیکھ لیا۔ پھر کیا تھا؟ اس نے چھڑی سے خاشمہ کو اتنا مارا کہ اس کے جسم پر نیل پڑ گئے۔ اس دن کے بعد خاشمہ نے کانوں کو ہاتھ لگالیا کہ وہ آئندہ انجیروں کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گی۔ خاشمہ انجیروں کو تھیلا بھر کر اپنی ماں کو لا کر دیتی تو وہ اس میں انجیریں گن کر حساب کتاب لگاتی رہتی۔ خاشمہ کی سوتیلی ماں نے موسم برسات کی آمد دیکھی تو اس نے درخت کے بالائی حصے میں ایک طوطے کے ساتھ سودا بازی کر کے اس کا گھونسلا خرید لیا۔ وہ گھونسلا کافی اونچا تھا اور درخت کے اندر کافی گہرائی تک پھیلا ہوا تھا۔ خاشمہ کی ماں نے اسے حکم دیا کہ وہ نیچے والی کھوہ میں سے تمام انجیریں نکال کر تھیلے میں بھرے اور اوپر لے جا کر گھونسلے میں ڈال دے۔ یہ بڑا محنت طلب اور مشکل کام تھا۔ خاشمہ نے کوشش کر کے انجیریں اوپر چڑھانا شروع کی مگر کئی بار اس سے انجیروں کا تھیلا نیچے گر جاتا اور انجیریں



زمین پر بکھر جاتیں۔ یہ دیکھ کر سوتیلی ماں کے دل میں خیال آیا کہ اگر خاشمہ یونہی انجیریں زمین پر گراتی رہی تو تمام انجیریں خراب ہو جائیں گی۔ اس نے اس کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ وہ گھونسلے کے قریب ایک شاخ پر بیٹھ جاتی۔ جب خاشمہ انجیروں کا تھیلا لے کر وہاں پہنچتی تو وہ اس سے تھیلا پکڑ کر تھام لیتی اور اس میں ایک ایک انجیر نکال کر اسے دیتی جاتی۔ خاشمہ گھونسلے کے منہ پر کھڑی ہو کر انجیر اس میں پھینکتی رہتی۔ اس طرح انجیروں کا تھیلا ختم ہو جاتا اور کوئی انجیر زمین پر نہ گرتی۔ انجیریں کافی زیادہ تھیں اور موسم برسات شروع ہونے والا تھا۔ سوتیلی ماں نے خاشمہ کو آرام کرنے نہ دیا اور ہر وقت اسے کام میں لگائے رکھا۔ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے خاشمہ کی طبیعت بگڑنے لگی اور پھر ایک دن اسے بخار چڑھ گیا۔ وہ بخار کی شدت سے نڈھال ہو کر گھونسلے کے اندر گر کر



انجیروں پر بے ہوش ہوگئی۔ سوتیلی ماں نے جب اسے بے ہوش دیکھا تو سوچا کہ کچھ دیر آرام کر لینے کے بعد اس کی طبیعت خود بخود صحیح ہو جائے تو وہ اسے دوبارہ کام پر لگا دے گی۔ خاشمہ کو جب دوا نہ ملی تو اس کی حالت زیادہ خراب ہونے لگی۔ اس کی سوتیلی ماں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ درخت کے اونچے گھونسلے میں ایک چھوٹا سا سوراخ تھا جو تنے کے اندر سے ہو کر نیچے کی طرف جاتا تھا۔ اس سوراخ کے دوسری طرف ایک چوہے کی بل تھی۔ وہ چوہا اکثر اوپر گھونسلے میں آتا اور وہاں سے ایک انجیر اُٹھا کر نیچے لے جاتا۔ وہ اُس دن جب انجیر لینے کیلئے وہاں پہنچا تو ایک گلہری کو بے سدھ دیکھ کر اسے بڑی حیرانگی ہوئی۔ وہ اس کے قریب چلا آیا۔ جب اس نے اس کے جسم کو چھو کر دیکھا تو وہ بری طرح تپ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ گلہری کو سخت بخار ہے۔ اس نے گھونسلے سے باہر جھانک کر دائیں بائیں دیکھا تو اسے خاشمہ کی سوتیلی ماں ایک طرف کام کرتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی لاپروائی دیکھ چوہے کو بڑا غصہ آیا کیونکہ وہ اکثر خاشمہ کو اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ چوہا واپس اپنی



بل میں بھاگتا ہوا گیا اور وہاں سے گرم چائے بنا کر خاشمہ کے پاس چلا آیا۔ اس نے خاشمہ کو سہارا دے کر پلنگ پر لٹایا اور اسے گرم چائے پلائی۔ چوہے نے اپنی گرم چادر خاشمہ کے جسم پر ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا اور قریب بیٹھ کر اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹی کرنے لگا تا کہ اس کا بخار کم ہو جائے۔ چائے اور گرم چادر کی حرارت سے خاشمہ کو پسینہ آنے لگا۔ چوہے کی دیکھ بھال کے باعث شام تک خاشمہ کا بخار اتر گیا۔ اس کے جسم میں نقاہت موجود تھی جس کے باعث وہ اچھی طرح چل پھر نہیں سکتی تھی خاشمہ نے چوہے کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ جب کبھی اسے موقعہ ملا تو وہ اس کے احسان کا بدلہ ضرور اتارے گی۔ چوہے نے ہنس کر کہا کہ اسے یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اس خدمت کے بدلے میں وہاں سے اپنے لئے کچھ انجیریں لے جا چکا ہے خاشمہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ چوہا وہاں سے انجیریں چراتا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ



اس کی سوتیلی ماں نے انجیریں گن کر وہاں رکھی ہیں۔ جب وہ ان میں کمی پائے گی تو یقیناً خاشمہ کی شامت آجائے گی۔ اس نے چوہے کو بتایا کہ اس کی سوتیلی ماں اچھی نہیں ہے۔ چوہے نے اسے صبر کرنے کی تلقین کی۔ خاشمہ اس دوران یہ تہیہ کر چکی تھی کہ وہ جنگل میں جا کر اتنی انجیریں اور اکٹھی کر کے وہاں ڈال دے گی جتنی کہ چوہا وہاں سے چرا کر لے گیا تھا۔ جب شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تو سوتیلی ماں کو خاشمہ کا خیال آیا۔ وہ گھونسلے میں جھانک کر اندر دیکھنے لگی۔ جب اسے خاشمہ ایک طرف بیٹھی ہوئی دکھائی دی تو اس کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے خاشمہ کو گھونسلے سے نکل جانے کا حکم دیا۔ خاشمہ سے ابھی صحیح طرح چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔ وہ بمشکل گھونسلے سے نکلی اور باہر آ گئی۔ خاشمہ کی سوتیلی ماں نے اسے خوب برا بھلا کہا اور اس کا مختصر سا سامان اس کے ہاتھ میں تھما کر اپنے گھر سے نکال باہر کیا۔ خاشمہ کے پاس رہنے کیلئے کوئی دوسری جگہ نہیں تھی، وہ پریشان ہو کر ایک شاخ پر

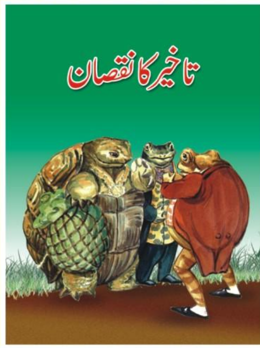


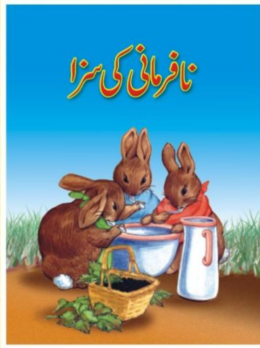
بیٹھ گئی۔ چوہا درخت کی جڑ میں موجود اپنی بل میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اسے خاشمہ کی سوتیلی ماں پر بڑا غصہ آیا مگر وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے کچھ کھانا نکال کر خاشمہ کے حوالے کیا اور اسے تسلی دی، رات خیریت سے گزر گئی۔ اگلی صبح خاشمہ کی سوتیلی ماں اپنے گھر سے نکلی اور اس کی پرواہ کیئے بغیر اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔ خاشمہ پریشانی کے عالم میں وہیں بیٹھی رہی۔ چوہے نے دن میں بھی اسے کچھ خوراک لاکر دی جس کے باعث اس کی نقاہت جاتی رہی۔ جب اسے اپنی طبیعت میں کچھ بہتری نظر آئی تو اس نے چوہے کے احسان کا بدلہ اُتارنے کی ٹھانی۔ وہ جنگل میں دور نکل گئی۔ اس نے کئی جگہ پر انجیر کے خشک پھل کی تلاش کی مگر اسے وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ وہ چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ ایک جگہ پر اسے جلی ہوئی لکڑیاں دکھائی دیں۔ وہاں کوئی مسافر ٹھہر کر رات بسر کرنے کے بعد جاچکا تھا۔ خاشمہ نے اس جگہ پہنچ کر اس کا جائزہ لیا تو اسے ایک طرف خشک روٹی کے کچھ ٹکڑے

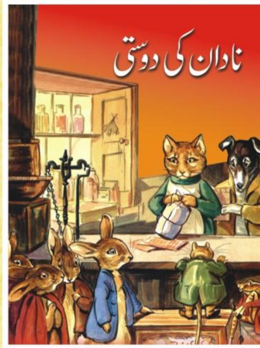
کرے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے جلدی سے وہ ٹکڑے اکٹھے کر کے اپنی قمیص میں ٹھونس لئے۔ ابھی وہ اس کام سے فارغ ہوئی تھی کہ اسے بھنے چنے دکھائی دیئے جو کاغذ کی پڑیا میں لپٹے ہوئے تھے۔ مسافر شاید جلدی میں انہیں بھول گیا تھا۔ وہ اتنی مقدار میں تھے کہ کئی دن تک ختم نہ ہو سکتے تھے۔ خاشمہ غیبی مدد پر بہت خوش ہوئی۔ اس نے کاغذ کی پڑیا باندھ کر واپسی کی راہ لی۔ وہ جب چوہے کی بل کے پاس پہنچی تو بارش شروع ہوگئی۔ خاشمہ نے چوہے کو آواز دے کر سب چیزیں اس کے حوالے کیں۔ چوہا روٹی کے ٹکڑے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ اس نے سب چیزیں اس سے لے کر اپنی بل میں چھپا دیں۔

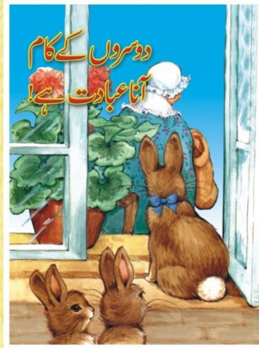
خاشمہ درخت کی شاخ پر اپنی چھتری پھیلائے بارش میں بیٹھی بھیگتی رہی۔ جونہی بارش بند ہوئی تو ایک خوفناک آواز سے خاشمہ کا دل دہل کر رہ گیا۔ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا اور بڑا بھالو ادھر آتا ہوا دکھائی دیا۔ خاشمہ نے چیخ کر اپنی سوتیلی ماں کو بھالو کی آمد سے خبردار کیا مگر اس نے اس کی آواز پر کان نہ دھرے۔ بھالو اسی درخت کے قریب پہنچ گیا جہاں گھونسلا تھا۔ چوہے نے خاشمہ کو آواز دے کر اپنی بل میں بلا لیا۔ وہ دونوں چھپ کر دیکھنے لگے۔ بھالو نے درخت میں گھونسلا پا کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے گھونسلے میں ہاتھ ڈال کر گلہریوں کو باہر پھینک دیا اور خود انجیریں نکال نکال کر کھانے لگا۔ جب گھونسلے میں کچھ باقی نہ بچا تو درخت سے نیچے اترا اور ایک طرف چل دیا۔ خاشمہ کی سوتیلی ماں بھالو کے ہاتھ میں دب جانے کے باعث جانبر نہ ہوسکی جبکہ اس کی چھوٹی بہن روتی ہوئی ایک طرف بیٹھی دکھائی دی۔ خاشمہ نے اسے تسلی دی اور نیچے والی کھوہ میں اپنا بسیرا بنا لیا۔ برسات کے موسم میں چوہے نے ان دونوں کی خوب مدد کی اور یوں وہ ہنسی خوشی رہنے لگیں۔ دیکھا بچو! اگر کسی کے ساتھ برا سلوک کیا جائے تو ایک دن اس کا بدلہ مل جاتا ہے۔ 

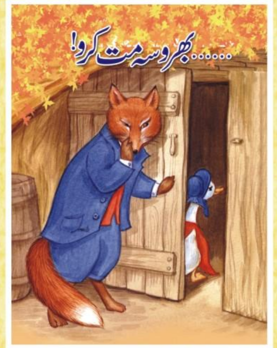
پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

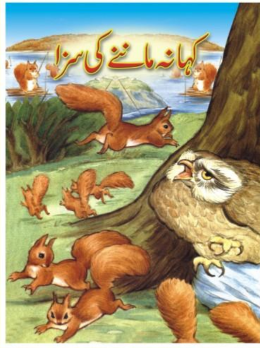


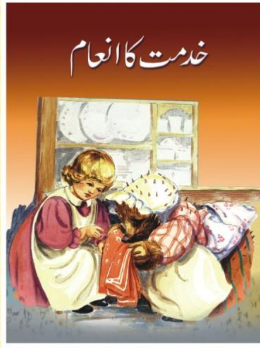


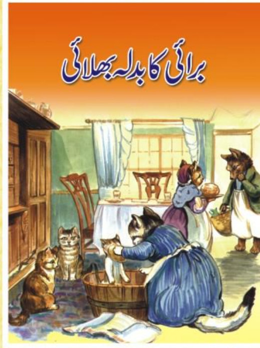


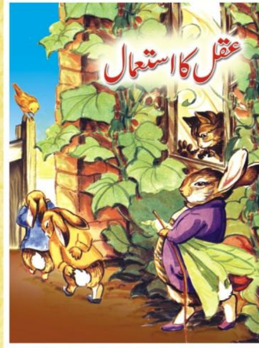


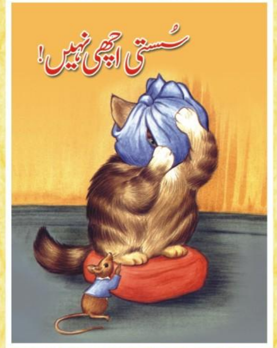


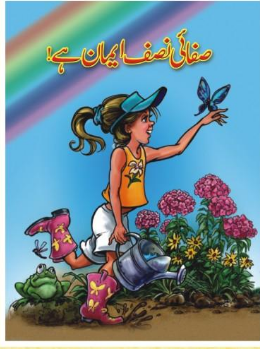


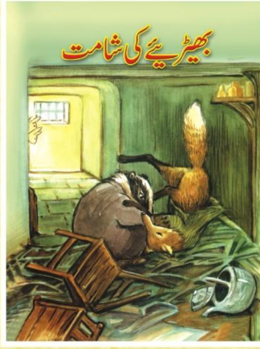


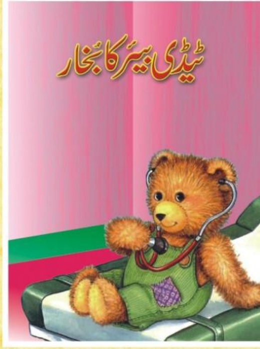


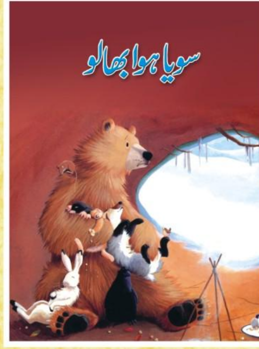




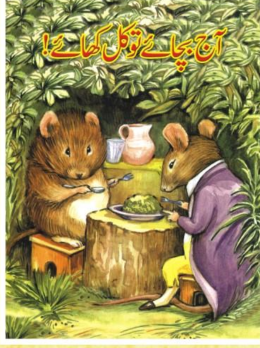


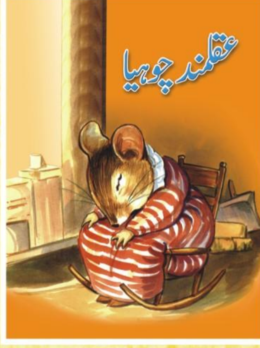


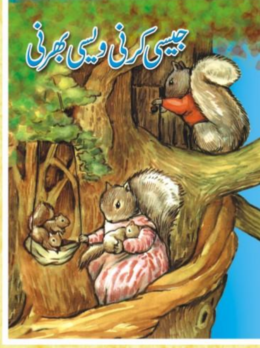


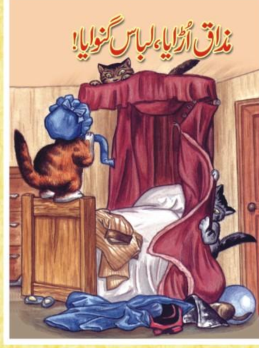


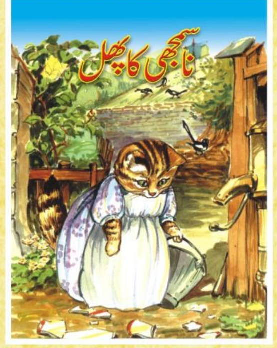












ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعروشاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: القائم ٹریڈرز
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934